

تحقیق مخطوطات — یکسل منہج (چند تجویز)

ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر ☆

مخطوطہ کے متعلق بعض معلومات

ایک ہی کتب کے مختلف مخطوطات کے مختلف نسخوں میں مختلف حالتیں ہوتی ہیں۔ جیسے ایک قلمی نسخہ کا دوسرے سے ورق کی قسم اور حجم میں مختلف ہونا، لکھنے کی تاریخ میں اختلاف ہونا اور نسخہ کے نام میں بھی اختلاف ہو سکتا ہے۔ بعض اوقات ایک نسخہ کمال ہوتا ہے جبکہ اسی کتب کا دوسرا نسخہ ناقص ہو سکتا ہے۔ نسخہ میں کوئی عیب بھی ہو سکتا ہے جیسے کیرا لگنا یا رطوبت وغیرہ پہنچنا، بعض اوقات کسی ایک نسخہ میں کئی ملاحظات ہوتے ہیں جن سے اس نسخہ کی اہمیت باقی نسخوں سے زیادہ ہو جاتی ہے۔ مثلاً اس میں بعض تعلیقات، اجازات، سلطات یا تراجم ہوں۔ میرے پاس شائل ترفی کی شرح (عبدالرؤف السنوی) کے دو نسخے ہیں۔ ایک حافظ شاہ اللہ الازہدی کے مکتبہ الازہدیہ صائق آباد سے اور دوسرا رہلا (مراکش) سے حاصل کیا ہے۔ ان میں ایک اصل ہے جبکہ دوسرے میں متن کی چیزوں کو عام طور پر نشان لگا کر حاشیے پر لکھا ہے۔ دونوں نسخوں کے قتل سے ہی اصل متن واضح ہوتا ہے (۱)۔

اس طرح تسمیۃ المشائخ لابن منہ (جس کی تحقیق و تدوین میں نے کی ہے) کے دو نسخوں میں سے ایک اصل ہے جبکہ دوسرا بعد کا ہے اور اصل پر سلطات بھی ہیں (۲)۔ اسی طرح الطائی کی الاربعین کے چھ نسخے ہیں جن میں بعض بہت قدیم ہیں اور بعض بعد میں لکھے گئے ہیں۔ دیکھنے سے فرق خود بخود واضح ہو جاتا ہے (۳) مخطوطات کی تفصیل کے لئے بعض دقتیں پیش آتی ہیں۔ وہ کیا ہیں؟ ان کو کیسے دور کیا جاسکتا ہے؟ اور کس طرح یکسل منہج تحقیق اختیار کیا جاسکتا ہے۔ ذیل میں چند ضروری تجویز پیش کی جا رہی ہیں۔

☆ انچارج ریرٹ چیئر، اسلامیہ یونیورسٹی، بلوچر

عنوان کی مشکل

صحت عنوان آسان کام نہیں ہے اس کے بعض اسباب یہ ہیں۔

۱۔ پہلا ورق نہ ہو۔ مخطوط کا پہلا ورق یا ابتدائی کئی اوراق نہ ہوں یا آخری ورق نہ

ہو۔ عام طور پر ان پر مولف اور مخطوط کا نام، تلخ کا نام، تاریخ نسخہ یا بعض اضافے

ہوتے ہیں جو کہ بہت مفید ہوتے ہیں۔ اس صورت میں مندرجہ ذیل اقدامات کرنے

چاہئیں۔

۲۔ مخطوط کو دقت سے پڑھنا، ان چیزوں پر غور کرنا جن میں مولف کے متعلق معلومات و

اشارات ہوں، اس کی اور کتب یا کتابوں کا ذکر ہو۔

۳۔ فن معلوم کرے۔ مخطوط کس موضوع پر ہے۔ تفسیر، حدیث، فقہ، اصول فقہ یا فنون

کی جس قسم سے بھی متعلق ہو معلوم کرے۔

۴۔ مخطوطات کی فہارس دیکھئے جن میں ابواب اور فصلوں کا ذکر ہو۔

۵۔ خط، ورق اور سیاہی کو دیکھ کر معلوم کرے کہ مخطوط کس زمانے کا ہے۔

۶۔ اس مخطوط کو دوسرے مخطوطات سے ملائے جو اس فن سے متعلق ہوں تاکہ مولف

اور کتب کا پتہ چل جائے۔

ب۔ عنوان یا کوئی حصہ مٹا ہوا ہو تو مخطوط میں مولف کا نام تلاش کریں۔ اگر نام مل

جائے تو پھر تراجم کی کتب میں مولف کی مولفیت میں اس کتب کے فن سے کتب کا

نام معلوم ہو سکتا ہے۔

ج۔ بعض اوقات ابتداء میں لکھا ہوا عنوان غلط ہو سکتا ہے۔ بعض اوقات جان بوجھ کر

غلط کیا گیا ہوتا ہے یا بعض ملکیت والے غلط لکھ سکتے ہیں۔ بعض جاہل قاری بھی غلط

لکھ سکتے ہیں۔ اس لحاظ سے بہت غور کی ضرورت ہے۔ دیگر نسخوں سے ملا کر دیکھنا

چاہیے۔

د۔ بعض اوقات ایک نسخہ میں کئی نام ہوتے ہیں۔ ایک خلاف پر ایک مقدمہ میں ایک

آخر میں۔ اس صورت میں مقدمہ والا نام اہم ہوتا ہے۔

ح۔ بعض اوقات مخطوط کا کوئی عنوان نہیں ہوتا۔ اس صورت میں محقق خود عنوان رکھ

سکتا ہے۔ جیسے میں نے ایک مخطوط کی تحقیق میں کیا ہے۔ الرسالة فی سنة العمامة

للحافظ ابن حجر میں کیا ہے۔ (اسے مجلہ تحقیق نے ۱۹۹۳ء میں پنجاب یونیورسٹی سے شائع کیا)۔ اس میں مضمون کو دیکھ کر عنوان دیا ہے (۴)۔

معرفت مصنف کی مشکل

بعض اوقات مخطوط میں مصنف کا نام نہیں ملتا۔ قدیم زمانہ میں بعض مصنفین از راہ عاجزی و افساری اپنا نام نہیں رکھتے تھے، اس صورت میں عنوان کو دیکھ کر اس کے فن کے مطابق مصنف معلوم کرنا ہوتا ہے۔ یہ بھی مخطوطات کی فہرستوں کو دیکھ کر اور تراجم کی کتب کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے۔ بعض اوقات مصنفین کتب کے نام میں اشتراک ہوتا ہے، اس لحاظ سے بہت احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ مصنف کا ترجمہ جانا ہو اس کے اسلوب کتب کا علم ہو، اس کا زمانہ علم ہو، بعض اوقات مصنف کا غیر معروف نام لکھا ہوتا ہے، اس نام یا کنیت کا اور بھی مصنف ہو سکتا ہے، اس کے لئے بھی مصلوہ کو مد نظر رکھنا پڑتا ہے۔

حاشیہ کا متن سے ملے ہونا

بعض نسخ، حاشیہ اور متن میں فرق نہیں کرتے بلکہ دونوں کو ایک ہی جگہ نقل کر دیتے ہیں۔ کبھی مخطوط کا پہلا ورق ضائع ہو جاتا ہے۔ اس صورت میں کسی اور مخطوط کا پہلا ورق اس کے ساتھ لگ جاتا ہے جس سے پتہ ہی نہیں چلتا اس طرح بعض علماء کسی نسخے پر حاشیہ لکھتے ہیں جس کو بعد میں متن سمجھ لیا جاتا ہے۔ بعض اوقات بعض علماء نے کسی نسخہ کو پڑھا ہوتا ہے، وہ اس کی تصحیح کرتے ہیں۔ ان تمام معاملات میں نہایت احتیاط اور دقت نظر کی ضرورت ہے۔

تحقیق کے لئے مخطوط کا انتخاب

۱۔ کسی مخطوط کی اہمیت کی بناء پر اسے تحقیق کے لئے منتخب کیا جانا چاہیے۔ کوشش کی جائے کہ وہ کتب اس فن میں اصل ہو۔ کیونکہ ایسی کتب کی وقعت ہوتی ہے۔ اس فن سے تعلق رکھنے والے اس کو چاہت سے لیتے ہیں۔

۲۔ مصنف، معروف ثقہ اور معتبر ہو اور کتب اس کی طرف منسوب ہو۔ حدیث کے معاملہ میں ثقہ آدمی ہو اس پر لوگوں کو یقین ہو۔

- ۳۔ مخطوط کے دو یا دو سے زیادہ نسخے ہوں، ان کی وجہ سے مقابلہ آسان ہو جاتا ہے۔
ایک میں غلطی ہو تو دوسرے میں درست ہو جاتی ہے۔ نقص کی تکمیل ہو جاتی ہے۔
ایک میں کوئی کمی یا زیادتی ہو تو دوسرے سے اس کو دور کیا جاسکتا ہے۔
۴۔ حالات اور وقت کے مطابق تحقیق کے لئے مخطوط کا حجم بھی دیکھنا پڑتا ہے۔

نسخوں کو جمع کرنا

قدیم مخطوطات کی تحقیق کے لئے ضروری ہے کہ دنیا کے مختلف کجبات میں جو نسخے موجود ہوں معلوم کئے جائیں اس کے لئے مختلف کتب دیکھیں۔ بروکلن کی تاریخ الادب العربی، فواد یزگین کی تاریخ التراث العربی اور نوادر المخطوطات العربی فی الکتابت ترکیاء مفید ہے۔

ترتیب النسخ

مختلف نسخوں کی ترتیب درج ذیل ہے۔

- ۱۔ سب سے بہتر نسخہ جس پر اہم کیا جائے وہ مؤلف کا اپنا لکھا ہوا نسخہ ہے اسے نسخۃ الام کہتے ہیں (۵)۔
- اگر مؤلف کا اصل نسخہ مل جائے تو پھر یہ معلوم کریں کہ یہ نسخہ وہی ہے جو مؤلف نے آخری مرتبہ لکھا ہے۔ (۶)
- ۲۔ مصنف کے نسخہ کے بعد وہ نسخہ ہے جو مصنف نے پڑھا ہو یا اس کے سامنے پڑھا گیا ہو اور اس پر اس نے لکھا ہو کہ اس کے سامنے پڑھا گیا۔
- ۳۔ وہ نسخہ ہے جو مؤلف کے نسخہ سے نقل کیا گیا۔
- ۴۔ وہ نسخہ ہے جو اس نسخہ سے لکھا گیا ہو جس کی مصنف نے توثیق کی ہو۔
- ۵۔ وہ نسخہ جو مؤلف کے زمانہ کے بعد کسی عالم آدی نے لکھا ہو، اس پر سہلت ہو۔
- ۶۔ دیگر نسخے

اگر قدیم نسخے میں تحریف اور تصحیف ہو تو متاخر نسخے کو اس پر ترجیح دی جائے گی۔ اگر کتب کے اور نسخے موجود ہوں تو اس سے تحقیق کرنا مناسب نہیں ہے۔ لیکن بعض اوقات صرف ایک ہی نسخہ ہوتا ہے، اس صورت میں قدیم کتابوں سے قتل کر کے تحقیق کی جائے۔

چیز لائبریری ڈبلن (برطانیہ) میں کئی مخطوطات کی صرف ایک ہی کاپی ہے۔ فرست میں اس مخطوط کے ساتھ یہ الفاظ ہوتے ہیں۔

No other copy has been recorded (۷)

منہج تحقیق

تحقیق کتب کا مقصد مخطوط کو اس کی اصل شکل میں پیش کرنا ہے، جس طرح مصنف نے اس کو لکھا ہو۔ بعض اوقات لوگ تحقیق کرتے ہوئے بہت مبالغہ سے کام لیتے ہیں، جس سے قاری اصل نص کی بجائے محقق کے کام میں ہی گم ہو جاتا ہے۔ تحقیق کتب کے سلسلہ میں محقق کے لئے درج ذیل اقدامات ضروری ہیں۔

پہلا کام۔ مقابلہ نسخ

مخطوط کے کئی نسخے ہوں تو اصل نسخہ جو قدیم ہو اس سے قتل کیا جائے۔ اس کو نسخہ ام کہتے ہیں۔ اس نسخہ کے ساتھ باقی نسخوں کا جو اختلاف ہو اسے حاشیہ میں درج کیا جائے۔ ہر ایک نسخہ کی ایک علامت مقرر کی جائے تاکہ اختصار رہے وہ اس مکتبہ کے نام سے ہو سکتی ہے جس سے وہ نسخہ لیا گیا ہو۔ اس بات کا ذکر رموز الکتاب میں کر دیا جائے۔ ہر لفظ کے اختلاف کا ذکر کیا جائے۔ اختلاف روایات میں متن میں صحیح کو رکھا جائے اور محرف یا مصحف لفظ کا حاشیہ میں اشارہ کر دیا جائے۔ اگر نسخہ ام یعنی مولف کا لکھا ہوا ہو تو محقق کسی چیز کو غلط سمجھے تو متن میں ٹھیک نہ کرے۔ اگرچہ یقین ہو۔ بلکہ اس کو حاشیہ میں ذکر کرے تاکہ مولف کی نص علمی لحاظ سے ثابت رہے۔

اگر محقق کو بلوجود کوشش کے صرف ایک ہی نسخہ ملے تو وہ لکھنے میں ان نصوص سے قتل کرے جن سے مولف نے لیا ہو۔ بعض کتب بعد میں لکھی جانے والی کتب کے لئے اصل کا درجہ رکھتی ہیں۔ ان سے قتل کر لیں۔ بعض کتب میں ایک ہی فن میں ہونے کی وجہ سے بعض روایات ملتی جلتی ہوتی ہیں۔ جیسے حدیث اور تراجم کے کتب مثلاً صحیح بخاری، مسلم اور طبقات ابن سعد وغیرہ۔ میں نے اپنی تحقیق میں کوشش کی لیکن مجھے اسماء رجال المصالح کا ایک ہی نسخہ ملا، (میں نے تمام فہارس کو دیکھا، علماء سے ملا، خطوط لکھے) اور اس کی تحقیق کر دی (۸)

اگر قدیم نسخہ میں زیادہ غلطیاں ہوں تو کسی حدیث نسخے کو بھی اصل (نسخہ ام) بتایا جاسکتا

ہے لیکن یہ حدیث نسخہ کسی قدیم نسخے سے لیا گیا ہو اور کسی عالم یا ادیب کا لکھا ہوا ہو۔

دوسرا کام۔ ضبط نص کی تکمیل اور خدمت

نسخوں کا قتل کرنے کے بعد کتب کو اچھی طرح پڑھا جانا چاہیے۔ مشکل الفاظ، محرف اور مصحف پر غور کرنا ہو گا۔ ان کو لغت، تراجم اور اعلام کی کتابوں میں دیکھا جانا چاہیے۔ اعراب لگائے جائیں۔ ضروری حواشی لکھے جائیں۔ ترجمہ کی کتب نہ ہو تو صرف مہتمم کی وضاحت کرے، مثل کے طور پر اگر سند میں سفیان آئے تو محقق صرف یہ بتائے کہ یہ سفیان بن عیینہ ہے یا سفیان الثوری ہے۔ معرف لوگوں کا تعارف لکھنے کی ضرورت بھی نہیں ہوتی۔ اس کے علاوہ درج ذیل کام۔ تحقیق کی تکمیل کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔

۱۔ عنوانات۔ عنوانات، ابواب اور فصول کو بڑے حروف میں لکھا جائے۔

۲۔ تقسیم نص اور اس کو نمبر لگانا۔

۱۔ اگر متن میں اصل میں تقسیم نہ ہو تو ضرورت کے مطابق محقق ایسا کر سکتا ہے، عنوان دے کر ان کو بریکٹ میں رکھے (۹)۔

ب۔ کتب حدیث میں احادیث پر نمبر لگائے جاسکتے ہیں۔

ج۔ نص کی سطور کو پانچ پانچ کے لحاظ سے نمبر دیئے جاسکتے ہیں۔

۴۔ تخریج آیات

قرآن کی آیت کی صورت میں سورۃ کا نام، اس کا نمبر اور آیت کا نمبر لکھا جائے۔ آیت نامکمل ہو تو اس کو حاشیہ میں مکمل کیا جانا چاہیے۔

تخریک احادیث

حدیث کی صورت میں حدیث کی کتب کا نام اگر ایک سے زیادہ جلد میں ہوں تو جلد کا نمبر اور پھر صفحہ لکھا جائے۔ کتب اور باب کا ذکر بھی کیا جائے۔ مصلوہ و مراجع میں کتب کی پوری تفصیل لکھنی ہوگی۔ اگر ایک سے زیادہ نسخے ایک کتب کے دیکھے ہوں تو اسی حاشیہ میں وضاحت ہونی چاہیے کہ کون سا نسخہ ہے، اس کے لئے کون سی رمز اختیار کی ہے۔ اگر مجہمین سے نچلے درجے کی حدیث کی کتب سے حدیث لی ہو تو اس حدیث پر حکم کی وضاحت کی جانی چاہیے۔

۵۔ کسی شخصیت کا نام ہو تو مختصر اس کا تعارف لکھے۔ راوی حدیث کی صورت میں اس کے متعلق محدثین کی رائے لکھے۔

۶۔ اگر شعر آئے تو شاعر کا نام تلاش کر کے لکھے۔ اس کے دیوان کا حوالہ دے یا کسی پرانی کتب سے اس کی تخریج کرے۔ مثلاً تاریخ طبری، طبقات ابن سعد، یا عقد القرید وغیرہ۔

۷۔ کوئی اصطلاح آگئی ہو تو اس کی وضاحت کرے جس سے قاری کی سمجھ میں بت آ جائے۔

۸۔ غریب الفاظ اور کلمات کی وضاحت کرے کلام عرب سے استعمل کیا جاتا ہے۔

۹۔ اگر کسی کتب سے اقتباس لیا گیا ہو تو اصل کتب کو دیکھ کر اس کا حوالہ دے اور یہ دیکھا جائے کہ اقتباس صحیح لیا ہے یا اس نے اس میں کوئی کمی یا زیادتی کی ہے۔

۱۰۔ بعض محقق نسخوں کا اختلاف اور حاشیہ اپنی طرف سے اس صفحہ کے نیچے لکھتے ہیں، بعض اوقات حاشیہ الگ لکھتے ہیں (۱۰)۔

۱۱۔ جدید علامات۔ محقق کو جدید علامات استعمال کرنی ضروری ہیں۔ اس میں فل شاپ، قائم، بڑی بریکٹ، چھوٹی بریکٹ، سوالیہ نشان، تعجب کی علامت، سیدھے خطوط، دو قوے وغیرہ شامل ہیں۔ ان کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

۱۔ قرآن مجید کی آیات اور احادیث کے لئے * _____ * یا "_____"

۲۔ مخطوط میں خالی جگہ کے لئے

۳۔ کسی کتب سے اقتباس یا کسی کتب کے نام کے لئے " _____ "

۴۔ اگر اصلی نسخہ کے علاوہ کسی اور نسخہ سے اضافہ ہو تو دو عمودی خط بالمثل

//—————//

۵۔ اپنی طرف سے محقق اگر کسی چیز کا اضافہ کرے تو اس طرح ————— یا کسی کتب سے لے کر لکھے۔

۶۔ مخطوط میں کسی چیز کا مکرر ہونا (x)

۷۔ جملہ معترضہ کے لئے دو چھوٹے خط —————

۸۔ سوالیہ نشان ؟

۹۔ انتہی پر فل شاپ .

۱۰۔ جملے کے درمیان فاصلہ ،

۱۔ فاصلہ منقوطہ

۲۔ کسی چیز کی وضاحت کے لئے دو نقطے :

۳۔ منقوطہ میں صفحہ لکھنے کے لئے اگر ورق کامل ہو تو ۳۳ اور پھر ۴۲ ب اور صفحہ ہو

تور مس ع وغیرہ

۴۔ تعجب (۱۱)

۵۔ رموز الکتاب و اختصارات

زمانہ قدیم سے بعض اختصارات جاری ہیں، ان کو سلف کے مطابق ہی رکھا جائے۔

مثال کے طور پر

لفظ	رموز
صلی اللہ علیہ وسلم	۴ - صلعم
رضی اللہ عنہ	۵ - رضمر رضہ
علیہ السلام	۶ -
رحمہ اللہ	۷ -
انتہی - اخی	۸ -
ال آخرہ	۹ - الخ
حدثا	۱۰ - ثا
اخرتا	۱۱ - تا
اخرتا	۱۲ - انا
الجامع الصحیح البخاری	۱۳ - خ
الجامع مسلم	۱۴ - م
تفدی	۱۵ - ت
التسلی	۱۶ - ن
ابن ماجہ	۱۷ - ق اوچہ
ابوداؤد	۱۸ - د
نسخہ	۱۹ - ن

۳۔ الفہارس

یہ الفہارس اور الفہرست کی جمع ہے۔ یہ فارسی کا معرب کلمہ ہے۔ اس کے معنی ثبت۔ القائمة اور جدیدۃ المضامین وغیرہ ہے (۴) جدید قواعد نثر میں ان کی بڑی اہمیت ہے۔ محقق سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ قاری کی سہولت کے لئے فہارس تیار کرے۔ بعض لوگ اس میں بھی مبالغہ کرتے ہیں کہ وہ اس کتب کی ۲۵/۲۰ فہارس تیار کرتے ہیں کہ وہ اصل متن سے زیادہ ہو جاتی ہیں۔

عام طور پر یہ فہارس ہیں۔

- ۱۔ محتویات الکتاب
- ۲۔ فہرس الایات
- ۳۔ فہرس الملوئث قولیہ نصیہ
- ۴۔ فہرست الاثار
- ۵۔ فہرس الاعلام
- ۶۔ فہرس اجبال و الفرق والاقوام
- ۷۔ فہرست الامکنہ
- ۸۔ فہرس الکتاب المذکورہ فی المتن
- ۹۔ فہرست الاشعار
- ۱۰۔ فہرس المصنوع والمراجع

ان کے علاوہ مضمون کے لحاظ سے کتب کی فہارس تیار کی جاتی ہیں۔

تیسرا کام۔ مقدمۃ المحقق

جس وقت محقق نص کتب کی تحقیق کرے تو کتب کا مقدمہ لکھے۔ اس کو بعد میں اس لئے لکھا جاتا ہے کہ کتب کی صفحات کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے۔ تحقیق سے متعلق کئی چیزوں کی وضاحت ہوتی ہے۔ وصف المخطوط ہوتا ہے۔ یہ کام تحقیق کے بعد ہی ممکن ہوتا ہے۔

عام طور پر مقدمہ میں درج ذیل چیزیں شامل ہوتی ہیں۔

- ۱۔ مصنف کے احوال، نام و نسب، تعلیم، اساتذہ، تلمذہ، مولفیت، وفات۔
- کتب سے قبل اس موضوع پر کام کی تفصیل

- ۳۔ اہمیت کتب، اس کتب میں مولف کا منہج۔ اس کے مصلور، اس کتب کی غمیاں
خامیاں۔
- ۴۔ توثیق نسبة الكتاب، غلاف سے، مقدمہ سے آخر سے۔ مولف کے ترجمے سے
کتب کی فہارس سے۔
- ۵۔ وصف المخطوط۔ اس کے اوراق کی تفصیل۔ نوع خط، سیاہی کی اقسام صفحہ کی لمبائی
چوڑائی۔ سطور کی تعداد، سطر کے کلمت کی تعداد، تلخ کا نام، تحقیق سے استعمال ہونے
والے تمام مخطوطات کی تفصیل لکھے۔
- ۶۔ اس کتب میں موجود تمام اجازات اور سلمات پر تبصرہ کرے۔ ان سے مخطوط کی
تاریخ کا پتہ چلتا ہے۔
- بعض لوگ تحقیق کے مقدمہ کو اصل کتب سے پڑھا دیتے ہیں۔ اس طرح کا مبالغہ مناسب
نہیں ہے۔

مراجع و حواشی

- ۱- عبدالرؤف النواوی، شرح شامل الترمذی (المکتبہ الزاحدیه، صلوٰۃ آباد)
- عبدالرؤف النواوی، شرح شامل الترمذی (الربط، مراکش)
- ۲- ابن مندہ، تسمیۃ المشائخ (تحقیق ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر)
- ۳- الطائی، ابوالفتح محمد بن الطائی، الاربعین فی ارشاد السائرین الی مناظر المستقین، ابن مخلوط کے چھ نسخے مکتبہ الراشدیہ سندھ، چیئرمین لائبریری، برطانیہ، لیڈن یونیورسٹی، برلن، دمشق، اور القاہرہ سے حاصل کئے ہیں۔
- ۴- مجلہ تحقیق، پنجاب یونیورسٹی، ۱۹۹۱ء لاہور
- ۵- مجلہ وحیہ اور کامل المہندس المعجم المصطلحات العربیہ فی اللغۃ والادب (مکتبہ لبنان، بیروت، ۱۹۷۹ء) ص ۱۸۹
- ۶- ہو سکتا ہے مولف نے پہلے کچھ چیزیں مختصر لکھی ہوں لیکن بعد میں اس میں کوئی اضافہ کر دیا ہو۔
- ۷- مثل کے طور پر آپ دیکھیں، ابن کثیر، المبتقات الشافعیہ
- ۸- ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر، اسماء الرجال المصاح (مقالہ برائے بی ایچ ڈی گلاسکو یونیورسٹی، گلاسکو، ۱۹۸۸ء)
- ۹- جیسے میں نے سلک الدر لاکمل الرسل اطہر مولفہ محمد صدیق لاہوری، ف ۱۹۹۳ء کی تحقیق میں کیا ہے (الابضاح، مکرز شیخ زید الاسلامی پشاور یونیورسٹی پشاور ۱۹۹۵ء) ص ۱ تا ۳۵
- ۱۰- ملاحظہ ہو، تحقیق سلک الدر اور سمیۃ الشارح (مذکور بالا) حواشی ۹ اور ۱۱
- ۱۱- جدید علامات کے لئے ملاحظہ ہو، احمد زکی پاشا، الترقیم و علامتہ فی اللغۃ العربیہ (مکتبہ المطبوعات الاسلامیہ، حلب ۱۹۸۷ء)
- ۱۲- الترمذی، تاج العروس (بیروت) ج ۴، ص ۲۱



© rasailojaraid.com